بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۃ القیٰمۃ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢ اَيَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝٣ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝٤
بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝٥ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝٦ فَاِذَا
بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩ يَقُوْلُ
الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝١١ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۣالْمُسْتَقَرُّ ۝١٢
يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝١٣ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝١٤
وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝١٥ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝١٦ اِنَّ عَلَيْنَا
جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝١٧ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝١٨ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝١٩

اللہ کا نام لے کر شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ القیٰمۃ مکیہ ہے اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

ہم کو روز قیامت کی قسم ۝١ اور نفس لوامہ کی قسم ۝٢ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں
اکٹھی نہیں کریں گے ۝٣ ضرور کریں گے ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں ۝٤ مگر
انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خودسری کرتا جائے ۝٥ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا ۝٦ جب آنکھیں
چندھیا جائیں ۝٧ اور چاند گہنا جائے ۝٨ اور سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں ۝٩ اس دن انسان
کہے گا کہ اب کہاں بھاگ جاؤں ۝١٠ بے شک کہیں پناہ نہیں ۝١١ اس روز پروردگار ہی کے پاس ٹھکانہ
ہے ۝١٢ اس دن انسان کو جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ہوگا سب بتا دیا جائے
گا ۝١٣ بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے ۝١٤ اگرچہ عذر و معذرت کرتا رہے ۝١٥ اور (اے محمد)
وحی کے پڑھنے کے لئے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کر لو ۝١٦ اس کا جمع کرنا اور پڑھانا
ہمارے ذمے ہے ۝١٧ جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم پھر اسی طرح پڑھا کرو ۝١٨ پھر اس کے معانی کا
بیان بھی ہمارے ذمے ہے ۝١٩

(پارہ ٢٩/ سورہ القیٰمۃ ٧٥/ ١ تا ١٩ * ش : ع)

۱۔ "روزِ قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں"۔

۲۔ "اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے" باوجود متقی اور کثیر الطاعۃ ہونے کے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔

۳۔ "کیا آدمی" یہاں آدمی سے مراد کافر منکرِ بعث ہے (شانِ نزول) یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں جب بھی نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کر دے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا قادرِ برحق کی قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ "یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے"۔

۴۔ "کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنا دیں" یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کر دیں۔ اور ان کی ہڈیاں ان کے موقع پر پہنچا دیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے دی جائیں تو بڑی کا کیا کہنا۔

۵۔ "بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے" انسان کا اشتباہ بعث اشتباہ اور عدمِ دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحالِ سوال بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریق استہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا (جمل) آدمی بعث و حساب کو جھٹلاتا ہے جو اس کے سامنے ہے (ابنِ عباس) آدمی گناہ کو مقدم کرتا ہے اور توبہ کو مؤخر کہتا رہتا ہے کہ اب توبہ کروں گا اب عمل کروں گا یہاں تک کہ موت آ جاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے (سعید بن جبیر)

۶۔ "پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا"۔

۷۔ "پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی"۔ اور حیرت دامن گیر ہوگی۔

۸۔ "اور چاند گہنے گا"۔ تاریک ہو جائے گا اور روشنی زائل ہو جائے گی۔

3179

۹- "اور سورج اور چاند ملا دیے جائیں گے" یہ ملا دینا یا طلوع ہونا دونوں مغرب سے طلوع کریں گے
یا بے نور ہونا ہے

۱۰- "اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں" جو اس حال و دہشت سے رہائی ملے۔ (کنزالایمان)

۱۱- "ہرگز نہیں وہاں کوئی پناہ گاہ نہیں ہے"

۱۲- "صرف آپ کے رب کے پاس ہی اس روز ٹھکانا ہو گا"

۱۳- "آگاہ کر دیا جائے گا انسان کو اس روز جو عمل اس نے پہلے بھیجے اور جو (اثرات) وہ پیچھے چھوڑ آیا"
جو برا یا نیک کام اس نے اپنے سے پہلے بھیجا ہے، وہ برا یا اچھا طریقہ ہے جو اپنے پیچھے چھوڑ آیا اور جس
پر لوگ عمل کرتے رہے۔ (قرطبی) بعض نے اَخَّرَ سے مراد لیا کہ ایسے کام جن کا فیض جاری رہا اس کے مرنے
کے بعد بھی ان کاموں کا اسے اجر ملتا رہے۔

۱۴- "بلکہ انسان خود ہی اپنے احوال پر نظر رکھتا ہے" انسان جو برائیاں کرتا ہے ان کا اسے بخوبی علم ہوتا ہے
۱۵- "خواہ وہ (زبان سے) کتنے بہانے بناتا رہے"
اگر ساری دنیا بالکل بے گناہ کہے لیکن دل قائل کرتا رہتا ہے تو پھر سکون اور اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ یہاں
قیامت کا ذکر ہو رہا ہے اس روز انسان کو اس کے اعمال نیک و بد سے پوری طرح آگاہ کر دیا جائے گا۔

۱۶- "(اے حبیب!) آپ حرکت نہ دیں اپنی زبان کو اس کے ساتھ تاکہ آپ جلدی یاد کر لیں اس کو"
نبوت کی نازک اور گراں ذمہ داریوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو از حد احساس تھا جب وحی نازل ہوتی تو حضور
پوری طرح متوجہ ہوتے اور جبرئیل امین جونہی اللہ تعالیٰ کے کلام کی قراءت شروع کرتے، حضور بھی جلدی جلدی
تلاوت کرتے مبادا کوئی لفظ رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی تکلیف گوارا نہ ہوئی۔ اس زحمت
سے بچانے کے لئے یہ آیات نازل فرمائیں۔

۱۷- "ہمارے ذمہ ہے اس کو (سینہ مبارک میں) جمع کرنا اور اس کو پڑھانا"

۱۸- "پس جب ہم اسے پڑھیں تو آپ اتباع کریں اسی پڑھنے کا"

۱۹- "پھر ہمارے ذمہ ہے اس کو کھول کر بیان کر دینا" ان آیات نے فتنۂ انکارِ سنت کی جڑ اکھاڑ دی ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "جو کلام آپ پر نازل کیا جا رہا ہے اس کا یاد کرا دینا، اس کو آپ کے سینہ پر پوری جمع کر دینا

میں ہمارا کام ہے اور اس کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے" یعنی قرآن کریم کے احکامات، ارشادات کے مفہوم اور مدعا کو پوری طرح سمجھا دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ آپ کی صوابدید یا اجتہاد پر موقوف نہیں بلکہ ہم نے جو عالم الغیب والشہادہ ہیں ماضی حال مستقبل کے زمانوں اور ان کے ہر لحظہ بدلتے ہوئے تقاضوں کے خالق ہیں ہم نے خود ہی معنی کھول کر آپ کو سکھایا ہے جب قرآن اور قرآن کا بیان دونوں مُنزّل من اللہ ہیں تو دونوں کا اتباع ہر مومن پر لازم ہوگا اور کسی طرح کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ ایک کو واجب العمل قرار دے اور دوسرے کو ساقط العمل

نماز اہم ترین عبادت ہے۔ نماز کے بارے میں قرآن کریم کی سب آیتوں کو جمع کر لیں، پھر عربی لغات کی ساری کتب جو دستیاب ہو سکتی ہیں وہ بھی فراہم کر لیں نیز یہ ہر آپ عربی زبان کے ماہرین کی ایک جماعت کو بھی پاس بٹھا لیں اور ہمیں "اقیموا الصلوٰۃ" کا معنی سمجھا دیں کہ اللہ تعالیٰ اس حکم کی تعمیل ہم سے کس صورت میں چاہتا ہے برسوں مغزماری کرتے رہیں سنت نبوی کی مدد کے بغیر آپ ان دو لفظوں کا معنی نہیں بتا سکتے چہ جائیکہ سارے قرآن کو سمجھنے کا دعویٰ کریں۔ ☆ قرآن اور بیان قرآن (یعنی سنت نبوی) اس آیت کے مطابق سب مُنزّل من اللہ ہیں۔ ان کو جدا نہیں کیا جا سکتا۔ آپ عمل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو دونوں پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر آپ بیان قرآن کو نظرانداز کر دیں گے تو آپ کے لئے ممکن نہ ہوگا کہ آپ قرآن کا اس طرح اتباع کریں جس طرح اس کے نازل کرنے والے کا منشا ہے۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ⊘ اُقْسِمُ : میں قسم کھاتا ہوں ⊘ اللَّوَّامَةِ : بہت ملامت کرنے والا ⊘ عِظَامَهُ : اس کی ہڈیاں ⊘ نُسَوِّيَ : ہم درست کر دیں گے ⊘ بَنَانَهُ : اس کی پوروں ⊘ يَفْجُرَ : کھل کر گناہ کرے ⊘ اَمَامَهُ : اس کے سامنے ⊘ اَيَّانَ : کب ⊘ بَرِقَ : خیرہ ہو گئی ⊘ خَسَفَ : اس نے دھنسایا ⊘ وَزَرَ : پناہ ⊘ مَعَاذِيْرَ : عذر، معذرت ⊘ تُحَرِّكْ : تم چلاؤ، ہلاؤ ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ قیامت اور نفس لوامہ دونوں کی گہری مناسبت ہے ⊘ کل توبہ کا تصور توبہ سے دور رکھتا ہے توبہ فوراً کر لی جائے ⊘ بڑھاپے اور موت سے کوئی بچاؤ نہیں ہو سکتا ⊘ توبہ سے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں ⊘ انسان خود اپنے احوال کا نگران ہے ⊘ آخرت میں عذر وحیلہ کی کوئی حیثیت نہیں ⊘ معذرت ذنب کی عقوبت کو دور کرتی ہے ⊘ جو احکام معلوم ہیں ان کی تعمیل کرنا سعادت ہے ⊘ دنیا کی نعمتوں سے کہیں زیادہ اخروی نعمتوں کے حصول کے لئے جد و کاوش اعلیٰ شعور کا نشان ہے ⊘

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝٢٠ وَتَذَرُونَ الْاٰخِرَةَ ۝٢١ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝٢٢
إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝٢٣ وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۝٢٤ تَظُنُّ أَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝٢٥
كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝٢٦ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝٢٧ وَّظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝٢٨
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝٢٩ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ ۝٣٠ فَلَا صَدَّقَ
وَلَا صَلَّىٰ ۝٣١ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝٣٢ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۝٣٣
أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝٣٤ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝٣٥ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُّتْرَكَ
سُدًى ۝٣٦ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنَىٰ ۝٣٧ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ
فَسَوَّىٰ ۝٣٨ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ۝٣٩ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ
بِقَادِرٍ عَلَىٰٓ أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۝٤٠

کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو ۝٢٠ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو ۝٢١ کچھ منہ اس دن
تر و تازہ ہوں گے ۝٢٢ اپنے رب کو دیکھتے ۝٢٣ کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ۝٢٤ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے
ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر توڑ دے ۝٢٥ ہاں ہاں جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ۝٢٦ اور کہیں گے کہ ہے کوئی
جھاڑ پھونک کرے ۝٢٧ اور وہ سمجھے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ۝٢٨ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ۝٢٩
اس دن تیرے رب کی طرف ہی ہانکنا ہے ۝٣٠ اس نے نہ تو سچ مانا اور نہ نماز پڑھی ۝٣١ ہاں جھٹلایا
اور منہ پھیرا ۝٣٢ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا ۝٣٣ تیری خرابی آلگی اب آلگی ۝٣٤ پھر تیری خرابی آلگی اب
آلگی ۝٣٥ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا ۝٣٦ کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی
کا کہ گرائی جائے ۝٣٧ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا ۝٣٨ تو اس سے دو
جوڑ بنائے مرد اور عورت ۝٣٩ کیا جس نے یہ کچھ کیا وہ مردے نہ جلا سکے گا ۝٤٠

(پارہ ٢٩/ سورہ ٧٥ القیامہ/ ٢٠ تا ٤٠ * ت: ک)

٢٠۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ اٹھانے پر قادر ہے اور ان کی حماقتیں انہیں کوئی نفع نہ دیں گی بلکہ
وہ دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور دنیوی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

3182

۲۱۔ انہوں نے آخرت کو مطلق چھوڑ دیا ہے

۲۲۔ اس دن انسانوں کی جنتیوں سے کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے۔ حسین اور چمکتے ہوئے

۲۳۔ آنکھ کے ساتھ دیدار الٰہی ہوگا مگر کسی کیفیت، جہت اور مسافت کے بغیر ہوگا اور نہ ہی غائب کو حاضر پر قیاس کیا جاتا تھا ☆ ناضرہ یعنی حسین (ابن عباسؓ) الیٰ ربھا ناظرۃ سے مراد اپنے خالق کو دیکھنا (بغوی)
حدیث شریف: سب سے کم مرتبہ والا جنتی وہ ہوگا جو اپنی جنتوں، بیویوں، نعمتوں، خادموں کی طرف دیکھے گا جب کہ اس کی چارپائی ایک ہزار سال کی مسافت پر ہوگی اور جنتیوں میں سب سے معزز وہ لوگ ہوں گے جو صبح و شام اپنے رب کا دیدار کریں گے۔ پھر حضورؐ نے انہی آیات کی تلاوت کی (ترمذی) بروایت حضرت ابن عمرؓ۔

۲۴۔ "اور کچھ چہرے اس دن اداس ہوں گے" وجوہ سے مراد کافروں کے چہرے ہیں یا کثیر چہرے۔ باسرہ "ترش رو"

۲۵۔ انہیں یقین ہوگا کہ ان کے ساتھ کمر توڑ سلوک ہوگا۔ فاقرہ سے مراد ہے عظیم مصیبت جو کمر توڑ دے

۲۶۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے سے جھڑکا جا رہا ہے۔ گویا یوں کہا گیا کہ اس سے باز آجاؤ اور اس موت کو یاد کرو جہاں دنیا ختم ہو جائے گی اور ہمیشہ رہنے والی آخرت کا سامنا ہوگا ☆ جب روح ہنسلی کی ہڈی تک پہنچ جائے گی تو تمہیں تمہارے رب کی طرف ہانکا جائے گا۔ "تراقی" سے مراد وہ ہڈیاں ہیں جو دائیں اور بائیں جانب سے گلے کے گڑھے میں ملتی ہیں۔

۲۷۔ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا کہیں گے۔

۲۸۔ "اور (مرنے والا) سمجھ لیتا ہے کہ جدائی کی گھڑی آپہنچی ہے" قریب المرگ آدمی یہ گمان کرتا ہے کہ یہ مصیبت دنیا اور محبوب چیزوں سے فراق کا سبب ہے۔

۲۹۔ ایک پنڈلی دوسری پنڈلی کے ساتھ لپٹ جائے گی وہ انہیں حرکت دینے پر قادر نہیں ہوگا۔ بعض کے نزدیک دنیا کا معاملہ آخرت کے معاملے کے ساتھ مل جاتا ہے یہ دنیا کا آخری دن اور آخرت کا پہلا دن ہوگا (حضرت ابن عباسؓ) دنیا کے فراق کی شدت قیامت کے آنے کی شدت سے مل جائے گی۔

۳۰۔ اس روز آپ کے رب کی طرف ہی انہیں لے جایا جاتا تھا اور وہ جس طرح چاہے گا حکم دے گا۔

۳۱۔ اس نے رسول اور قرآن کی تصدیق نہیں کی یا اس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دی اور اس پر جو نماز فرض کی گئی تھی اس نے ادا نہیں کی (تفسیر مظہری)

٣٢۔ "بلکہ اس نے جھٹلایا اور اس سے منہ پھیر لیا۔" یعنی ابو جہل

٣٣۔ "پھر گیا گھر کی طرف نخرے کرتا ہوا۔" وہاں سے بڑبڑاتا ہوا گھر روانہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کی رفتار عام قسم کی نہیں ہوتی اس میں غرور و نخوت ہے بے پروائی بے نیازی ہے۔

٣٤۔ اس میں دھمکی اور تنبیہ ہے یعنی تیری مہلت کی مدت ختم ہونے والی ہے تیری بربادی کی گھڑی قریب آ گئی ہے۔ یہ مفہوم بھی کہ جس چیز کو تو ناپسند کرتا تھا وہ اب قریب آ گئی ہے اب تو اس سے بچ کر نہیں نکل سکتا۔

٣٥۔ پھر تیری خرابی آ گئی اب آ گئی۔ ابو جہل بدر کے روز مارا گیا اس کی عزت و سرداری سب خاک میں مل گئی

٣٦۔ درست رہبر رہا ہے کہ انسان جس کو ہم نے اشرف المخلوقات بنایا گونا گوں صلاحیتیں بخشیں اس کو بالکل نظر انداز کر دینا حکمت الٰہیہ کے خلاف ہے۔ جو لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ انسان کو مہمل اور بیکار سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے گا وہ سخت نادان ہیں انسان جیسی عظیم المرتبت مخلوق کو حکمت الٰہی کیسے نظر انداز کر سکتی ہے

٣٧۔ "کیا وہ منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا جاتا ہے"
ذرا اپنی تخلیق پر غور کرو یہ عقدہ خود بخود کھل جائے گا کہ جو قادر مطلق ایک قطرہ آب سے تمہیں پیدا کر سکتا ہے اس کے لئے تمہیں دوبارہ پیدا کرنا قطعاً مشکل نہیں بالکل آسان ہے

٣٨۔ "پھر اس سے وہ لوتھڑا بنا پھر اللہ نے اسے بنایا اور اعضا درست کئے۔"

٣٩۔ "پھر اس سے دو قسمیں بنائیں مرد اور عورت" ذرا غور کرو تا ایک رحم میں ایک بوند ٹپکی پھر اس کا منہ بند ہو گیا۔ اس کے بعد انسانی تخلیق پیچیدہ مرحلوں سے گزری جو اعضا اس میں پیدا ہوئے پھر انسان کو کامل الاعضاء بنا کر اس تاریک کوٹھڑی سے نکالا۔ اور اس رزم گاہ حیات میں کھڑا کر دیا۔

٤٠۔ انہی لوگوں کو جنہیں اس نے اپنی قدرت سے پیدا کیا قطرہ آب سے وجود بخشا۔ پھر کسی کی باپ بننے اور کسی کی ماں بننے کی صلاحیتیں رکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ جس کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کا شاہکار خود حضرت انسان ہے کیا اتنی قدرت والا نہیں کہ مردوں کو از سر نو زندہ کر دے (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ○ عَاجِلَة : جلد ملنے والی ○ نَاضِرَة : تر و تازہ ○ بَاسِرَة : اداس، بے رونق ○ فَاقِرَة : سختی ○ رَاقٍ : جھاڑنے پھونکنے والا ○ سَاق : پنڈلی ○ مَسَاق : چلا جانا ○ يَتَمَطّٰى : غرور سے اکڑتا ہوا ○ سُدًى : بے قید، مہمل ○ سَوّٰى : پورا کرنا، برابر کیا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ فراغت اور نعمتوں کا اثر ظاہری خوش حالی اور چہروں کی تازگی سے بھی ظاہر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا دیدار بلا کیف و بلا جہت ہوگا۔ دیدار حق سے مشرف ہونے سے تر و تازہ ہوں گے ○

3184

حدیث شریف : تم اپنے رب تعالیٰ کو ایسے دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہو (بلا رکاوٹ) ۞ جب اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو بہشت کی تمام نعمتیں بھول جائیں گے ۞ فاقہ وہ کہ حسن کی کمر مقروض کر دے ۞ دار دنیا تنگ حویلی ہے ۞